فکر و نظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انقلابِ ایران "اسلامی"، صیہونی یا کمیونسٹ انقلاب

حکومتِ پاکستان کو خبردار رہنا چاہیے!

۱۱- فروری ۱۹۷۹ء کو ایران میں اسلام کے نام پر ایک انقلاب برپا ہوا — چونکہ اس سے قبل ایران میں شاہی نظام رائج تھا، اور اس انقلاب سے اب یہاں بجائے جمہوریت کی امید پیدا ہوئی تھی، اس لیے برِصغیر کی بعض سیاسی تنظیموں نے، جن کے نزدیک جمہوری پروگرام شریعت کی عملداری کے تقاضوں سے بھی بڑھ کر اہم اور موجب خیر و برکت ہے، اس انقلاب کا باقاعدہ خیر مقدم کیا اور انقلابی راہنما آیت اللہ خمینی کو مبارکباد کے پیغامات روانہ کیے — چنانچہ پاکستان کے ایک روزنامہ جسارت (کراچی) نے اپنی ۱۳ فروری ۱۹۷۹ء کی اشاعت میں ایک خبر کی سُرخی یوں جمائی کہ:

"خدا ہمارے ایرانی بھائیوں کی مدد اور راہنمائی فرمائے۔ ہم عظیم الشان کامیابی پر آپ کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں
— خمینی کو مولانا مودودی اور میاں طفیل کا پیغام!"

پھر اس کے تحت تفصیلی خبر میں اس پیغام کے یہ الفاظ بھی نقل کیے کہ :

"ایران کے ہزاروں نوجوانوں نے اسلامی جمہوریہ کے قیام کے لیے جو قربانیاں دی ہیں، وہ پورے عالمِ اسلام کے لیے مشعلِ راہ ہیں"

—— بعد کے حالات نے اگرچہ یہ ثابت کر دیا ہے کہ مذکورہ جمہوری انقلاب سے، پرستارانِ جمہوریت کی وابستہ توقعات پوری نہیں ہوئیں، تاہم ان کے نزدیک اب بھی ایران "اسلام" اور "اسلامی انقلاب" کا علمبردار ہے —— چنانچہ روزنامہ جسارت ہی نے اپنی ۸ رمارچ ۱۹۸۵ء کی اشاعت کے اداریہ بعنوان "ایران اور عراق کی مجنونانہ جنگ" کے تحت لکھا ہے کہ:

"ہم ایران سے، جو اسلامی انقلاب کا علمبردار ہے، خاص طور پر اسلام کے حوالے سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کی باہمی خونریزی کو ختم کرنے کے معاملہ میں اپنے رویّہ پر نظرِ ثانی کرے اور امن کی جانب پیش قدمی کرے !"

جبکہ حالات و واقعات کی روشنی میں یہ بات بلا ریب و تردّد کہی جاسکتی ہے کہ ایرانی انقلاب کو اسلام سے کچھ تعلق نہیں، حتیٰ کہ یہ انقلاب خالصتاً شیعہ بھی نہیں۔ کیونکہ پاسداروں کے ہاتھوں قتل ہونے والے "مجاہدینِ خلق" خود شیعہ ہیں، بنی صدر کی حمایت کے جرم میں گولیوں کا نشانہ بننے والے بھی شیعہ تھے —— آیت اللہ شریعت مدار بھی شیعہ ہیں، اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہیں اور کیسے ہیں ؟ —— اسی طرح ایران میں سنّی کردوں اور بلوچیوں وغیرہ کو بھی بھاری تعداد میں شہید کیا گیا ہے، جبکہ ہزاروں سنّی مدارس و مساجد کو ویران کر دیا گیا ہے ! —— علاوہ ازیں ایک ایرانی شیعہ راہنما نے بڑی جرأت اور وضاحت کے ساتھ موجودہ ایران کے جو حالات پیش کیے ہیں، وہ قابلِ غور اور لائقِ توجہ ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ :

"ایران کے قائدِ انقلاب کو تمام انبیاء کے کام پر ترجیح دینا، خدا کے نام کے بعد صرف ان کا نام لینے کی تعلیم دینا، اقوالِ رسولؐ اور اقوالِ امیر علیہ السلام کی جگہ قائدِ انقلاب کے اقوال لکھنا،

پڑھنا، بولنا، سننا اور سنانا تا ــــــ کلمۂ اسلام کے دوسرے جزو کو مٹا کر پیغمبر اسلام کے نام نامی، اسم گرامی کی جگہ قائد انقلاب کا نام لینا اور اس طرح ایک نیا کلمۂ اسلام وضع کرنا، اپنے سوا ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر سمجھنا، عالم اسلام کے موجودہ نقشے کو بدلنے کے لیے جدوجہد کرنا، کعبۃ اللہ پر قبضے کے لیے لوگوں کو تیار کرنا اور اس عمل کو جہاد کا نام دینا، تمام مسلم سربراہان مملکت کو کافر قرار دے کر ان کا تختہ الٹنے اور ان کی حکومتوں کو ختم کرنے کے لیے قوم کو آمادہ کرنا ــــــ مسجدوں میں کیمرے نصب کرنا، تصویریں اتارنا اور اتروانا، مسجدوں میں جوتوں سمیت جانا اور محراب مسجد میں تصویریں چسپاں کرنا، مسجدوں میں بیٹھ کر سگریٹ نوشی کرنا، شہیدوں کے قبرستان "بہشت زہرا" کو تصویروں سے ڈھانپ کر سٹوڈیو میں تبدیل کرنا، ہوٹلوں میں مردوں کے کمرے صاف کرنے اور بستر بچھانے پر عورتوں کو مامور کرنا، اپنے مخالفین کو کافر کہہ کر ان کی قبریں اکھاڑنا اور لاشوں کو غیر مسلموں کے قبرستان میں ڈالنا، اختلاف رائے کا اظہار کرنے والوں کو مقدمہ چلائے بغیر گولی مار دینا ــــ نماز میں امام کا مقتدیوں سے الگ ہو کر مسلح افراد کی نگرانی میں قیام کرنا اور امام کی حفاظت کرنے والوں کے اس عمل کو نماز کا بدل قرار دے کر ان کو خدا کے فرض سے سبکدوش کرنا، امام کا ایسے شخص کی آواز پر رکوع و سجود کرنا جو نماز میں شریک نہیں ہوتا ــــ اشیائے ضرورت کی راشن بندی کر کے عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو بازاروں میں لانا اور قطاروں میں کھڑا کرنا، زنا جیسی قبیح بدکاری کو مذہبی تحفظ دینا، ولدیت کی جگہ اسم مادر کو لازم قرار دینا، کم سن اور معصوم بچوں کو قتل کرنا[۲]، نمازیوں کی جماعت پر صرف اس لیے گولی چلانا کہ وہ

۱؎ اس کی تفصیل محدث کے گذشتہ شمارہ رجب المرجب ۱۴۰۵ھ میں آ چکی ہے۔

۲؎ "بارہ سال کے بچوں کو فوج کے آگے چلایا جاتا ہے جن کے گلوں میں یہ تختیاں لٹکی

سرکاری مولوی کی اقتدا میں کھڑے کیوں نہیں ہوتے، آیت اللہ شریعت مدار جیسے امام برحق کو "منافق" کہہ کر نظر بند کرنا، قائد انقلاب کی تصویر کی پوجا کرنا، ان کے سامنے ان کے نام کا کلمہ پڑھنا ——— اگر یہ اسلام ہے تو ضد اسلام کیا ہے؟ یہ اسلامی انقلاب ہے تو صیہونی انقلاب کیا ہوتا ہے؟"

(آتش کدۂ ایران مطبوعہ لاہور)

مذکورہ بالا سطور کو پڑھ کر اس امر میں شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ انقلاب ایران کے پس پردہ نہ صرف صیہونی ہاتھ کارفرما ہے[1]، بلکہ درحقیقت یہ ایک کمیونسٹ انقلاب ہے ——— یہی وجہ ہے کہ رضا شاہ پہلوی کے ملک چھوڑنے کے بعد جب خمینی صاحب ایران میں داخل ہوئے تو استقبالیہ ہجوم میں لینن اور ٹراٹسکی کی کتابیں، مارکسی تعلیمات کی گائیڈ بکس اور کمیونسٹ لیڈروں کی رنگا رنگ تصویریں بھی تقسیم ہوئیں، خمینی صاحب نے یہ سب کچھ دیکھا مگر مہر بلب رہے۔ جیسے یہ معمول کی کارروائی ہو ——— پھر جب خمینی صاحب نے ایران کا نظم و نسق سنبھالا تو ۱۹ نومبر ۱۹۷۹ء کو روسی صدر برزنیف کا یہ انتباہ نشر ہوا کہ:

ہوتی ہیں کہ "اینہا بہشتی اند" (یہ سب جنتی ہیں) ان معصوموں کو، مقابل عراقیوں نے جس علاقہ میں بارودی سرنگیں بچھائی ہوتی ہیں، ان پر سے گزارا جاتا ہے۔ جہاں سرنگ پر بچوں کا پاؤں آیا، وہ بچے اور قوم کا مستقبل دیکھتے ہی دیکھتے خوبصورت انسانی جسموں کی بجائے بھُنے ہوئے قتلوں کی صورت میں میلوں تک پھیل گیا۔ اسطرح فوج کے لیے راستے صاف کیے جاتے ہیں، تاکہ فوج بحفاظت عراقیوں پر حملہ کر سکے!" (اقتباس از "انقلاب ایران ——— پالیسیوں کی وضاحت" شائع کردہ جمعیۃ وحدۃ المسلمین، مسلمانان اہلسنت ایران)

[1] اس کی تفصیل بھی محدث کے گذشتہ شمارے میں عربی ہفت روزہ "المجلۃ" کے حوالہ سے شائع ہو چکی ہے۔

"اگر امریکہ نے ایران میں کوئی مداخلت کی تو روس اس کارروائی کو اپنی سلامتی کے خلاف سمجھے گا۔"

یہاں یہ امر یقیناً قابلِ غور ہے کہ کسی اسلامی تحریک کے بارے میں روس کے رویہ میں اس طرز کی تبدیلی پہلی بار دیکھی گئی ہے۔ چنانچہ روس کی طرف سے اس تحریک کی مخالفت کی گئی نہ اس کے خلاف کوئی محاذ قائم ہوا ــــ نہ اس تحریک کے قائدین پر رجعت پسندی کی پھبتی کسی گئی نہ ان کے خلاف روایتی تنگ نظری کا مظاہرہ کیا گیا۔ بلکہ اس کے برعکس کمیونسٹ اور روسی طرزِ فکر کے پریس اور تنظیموں نے انقلابِ ایران کی بھرپور حمایت کی ــــ آخر کیوں؟ ــــ اس سوال کا جواب "دو اور دو، چار" کی طرح واضح ہے کہ انقلابِ ایران کو اسلام سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ اسلام دشمن، اسرائیل اور روس کی مشترکہ کارروائی ہے۔ کیونکہ یہ دونوں ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں ــــ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے:

"اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ!"

کہ "کفر (خواہ ارضِ فلسطین میں ہو یا روس میں، یہ) ایک ہی ملت ہے!

ــــ لہٰذا جن لوگوں نے انقلابِ ایران کی "اسلامیت" کو لوگوں کے حلق سے اتروانا اپنا فرض قرار دے لیا ہے، وُہ نہ صرف، ان اسلام دشمنوں کے مفت کے ترجمان ہیں، بلکہ شدید غلط فہمی کا شکار بھی! ــــ اور یہ غلط فہمی، مسلمان ہونے کے ناتے، ان کے لیے نقصان دِہ بھی ثابت ہو سکتی ہے!

انقلابِ ایران کے نتیجہ میں ایران کے سنّی مسلمانوں پر جس طرح عرصۂ حیات تنگ کر دیا گیا ہے اور ان پر جو قیامتیں گزر گئی ہیں، ان کی تفصیلات بھی اب اخبارات کے ذریعہ منظرِ عام پر آ رہی ہیں۔ چنانچہ اس کی ایک جھلک محدث کے شمارہ رجب المرجب ۱۴۰۵ھ میں بھی، روزنامہ جسارت کراچی، روزنامہ جنگ کراچی، ماہنامہ حکمتِ قرآن لاہور اور پندرہ روزہ تعمیرِ حیات لکھنؤ کے

حوالہ سے دیکھی جا سکتی ہے ——— پھر اسی پر بس نہیں، اس ایرانی انقلاب کو اب دیگر اسلامی ممالک میں برآمد کرنے کی سرتوڑ کوششیں بھی ہو رہی ہیں۔ ادارہ محدث کو حال ہی میں ایک پمفلٹ بعنوان "انقلابِ ایران کی چھٹی سالگرہ ——— عزائم، حقائق اور انکشافات"، (شائع کردہ جمعیۃ وحدۃ المسلمین، مسلمانانِ اہلِ سنت ایران) موصول ہوا ہے۔ اس کے صفحہ ۲ پر لکھا ہے کہ:

"انقلابِ ایران کو پانچ سال ہونے کو ہیں۔ ۱۱ فروری (۸۵ء) سے انقلاب کے چھٹے سال کا آغاز ہو رہا ہے۔ اسی مناسبت سے ہم انقلاب کے چند مخفی پہلوؤں پر روشنی ڈالیں گے اور انقلابِ اسلامی کا نعرہ لگانے والوں کے مقاصد کی وضاحت کی کوشش کریں گے۔ وہ انقلاب جس کو برآمد کرنے کی کوشش میں انقلاب لانے والے لوگ اہلِ ایران کا خون پی کر ان کی دولت دوسرے ممالک کے غداروں میں تقسیم کر رہے ہیں۔ کروڑوں روپے اپنے مقاصد اور عزائم کی تبلیغ کے لیے صرف کیے جا رہے ہیں۔ نام نہاد ہفتہ وحدت کے سلسلہ میں ایران پہنچنے والے ایک مندوب نے یہ انکشاف کیا ہے کہ ایک خصوصی اجلاس میں، مدرسہ فیضیہ "قم" کے نمائندے نے اپنے بیان میں کہا کہ "ہم نے ہفتے میں ایک دن کا پیٹرول ان لوگوں کے لیے مخصوص کیا ہے جو خمینی انقلاب کی حمایت کرتے ہوئے اپنے ممالک میں اس جیسا انقلاب لانے کی کوشش کریں گے۔" ہمارے پاس دستاویز موجود ہے کہ ایرانی سفارت خانہ پاکستان میں ایک ماہنامہ "فجر" کے نام سے نکالتا ہے جو مہینہ میں دس ہزار کی تعداد میں چھاپ کر مفت تقسیم ہوتا ہے۔ ہر ماہ اس پر چالیس ہزار سات سو پندرہ روپے خرچ ہو رہے ہیں۔ اس سے ان کی تبلیغات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ جبکہ اردو میں ان کے چار پانچ مسلسل رسالے

اور بھی ہیں اور روزانہ کروڑوں روپے کی غلط کتب و رسائل کی تقسیم ان کے علاوہ ہے۔ اور تقریباً دنیا کی تمام زبانوں میں اسی طرح کے ان کے دیگر اخبار و رسائل ہیں جو مفت تقسیم کیے جاتے ہیں!"

اس کے بعد اس پمفلٹ میں خمینی صاحب کے افکار و عقائد کا ذکر ہے پھر خمینی حکومت کے عزائم کا تذکرہ ہے۔۔۔۔ اس کے بعد ایک عنوان "دنیا میں دہشت گردی اور خمینی انقلاب کے ملّا!" کے تحت اس کی تفصیلات مہیا کی گئی ہیں۔۔۔۔۔ پھر ایران کے اہلِ سنّت کی حالتِ زار کا تذکرہ کر کے آخر میں یہ لکھا گیا ہے کہ:

"ان حقائق کے پیشِ نظر ایران کے مظلوم اہلِ سنّت تمام مسلمانوں سے پر زور اپیل کرتے ہیں کہ وہ شیعہ ایرانی انقلاب کے پروپیگنڈہ اور ہفت رنگ نعروں سے دھوکا نہ کھائیں کیونکہ ان دشمنانِ صحابہؓ و رسولؐ کو اسلام سے کوئی دلچسپی نہیں۔ وہ صرف اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کے لیے ایسے خوشنما نعرے اختیار کیے ہوئے ہیں!"

مذکورہ بالا شواہد کی روشنی میں یہ کہنا بیجا نہ ہو گا کہ قطع نظر اس سے کہ پاکستان میں بسنے والے شیعہ حضرات کے عقائد کیا ہیں؟ اور کلمہ، اذان، نماز اور زکوٰۃ و عشر وغیرہ کے مسائل میں دیگر مسلمانوں سے وہ کس حد تک متفق ہیں؟ انقلابِ ایران سے ان کی ہمدردیاں، اس سلسلہ کے پروپیگنڈہ اور اس کی تشہیر میں ان کا حصہ دار بننا، نیز خمینی صاحب سے اظہارِ عقیدت کے مختلف حربے نہ صرف ملکِ عزیز پاکستان، بلکہ خود ان کے لیے بھی مفید ثابت نہ ہوں گے۔۔۔ پاکستان میں آج تک ان کو بنیادی اور مساوی حقوق حاصل ہیں، لیکن اگر ایران کے سنّی مسلمانوں پر مظالم کے ردِّ عمل کے طور پر پاکستان میں کوئی تحریک اٹھ کھڑی ہوئی، تو پاکستان کے شیعہ حضرات کے لیے اس کے اثرات سے اپنا دامن بچا لینا ممکن نہیں رہے گا اور یہ طوفان روکے نہ رک سکے گا۔

اسی طرح حکومتِ پاکستان کو بھی اس سلسلہ میں خبردار رہنا چاہیے کہ روس اور اسرائیل ہمارے کھلے دشمن ہیں، بلکہ اوّل الذکر تو ہمارے سر پر پہنچ چکا ہے جبکہ انقلابِ ایران سے ان دونوں کا تعلق ظاہر و باہر ہے — لہٰذا اگر اسی حربہ سے وہ پاکستان کی سلامتی پر ہاتھ ڈالنا چاہیں تو وہ ایسے ہی مواقع کی تلاش میں ہیں۔ خدا نہ کرے کہ یہ اسلام دشمن قوتیں پاکستان کے کچھ لوگوں کو اپنا آلۂ کار بنا کر اپنے مذموم عقائد کی تکمیل کا ذریعہ تلاش کریں۔

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ — وما علینا الا البلغ!

(اکرام اللہ ساجد)

شعر و ادب

جناب فضل حق وریڑی

ہے زباں پہ میری جاری تری حمد کا ترانہ

میرا شوقِ والہانہ میرا عشق غائبانہ
ہے زباں پہ میری جاری تری حمد کا ترانہ
ہوں سیاہ کار بےحد میرا دل دھڑک رہا ہے
نہیں کر سکا تلافی میں گزشتہ لغزشوں کی
یونہی فخر کر رہا ہے تو ذرا سی زندگی پر
ہے یہ ظرف اپنا اپنا ہے اپنی اپنی ہمت
میری زندگی کے بدلے مجھے موت مل رہی ہے

تجھے یاد کرتے کرتے ہے گزر گیا زمانہ
مری مغفرت کا شاید یہی بن سکے بہانہ
کہیں رائیگاں نہ جائے میری محنتِ شبانہ
ذرا اے اجل ٹھہر جا کہ میں پڑھ تو لوں دوگانہ
تجھے کیا خبر کہ کتنا ہے بقایا آب و دانہ
تجھے فکر ہے جہاں کی مجھے فکرِ آشیانہ
میری بندگی کا مجھکو یہ ملا ہے محنتانہ

ترے ذکر نے کیے ہیں میرے غم غلط ہمیشہ
کہ شریکِ غم رہا ہے تیرا فضلِ جاودانہ